نماز پڑھنے کا بیان



مصنف

صاحب
جناب علامہ غلام یٰسین محمدی سیفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز پڑھنے کا بیان

مصنف

ابوزین علی جناب علامہ غلام یسین صاحب محمدی سیفی

نماز پڑھنے کا بیان

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد۔
حضرات گرامی پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور اس کے پڑھنے والے کیلئے ہزاروں خوشیاں خوشخبریاں مبارکیں اور برکتیں ہیں اور اس کے نہ پڑھنے والے کیلئے ہزاروں عذاب ہلاکتیں مشکلیں اور مصیبتیں ہیں اور حضور ﷺ نے نمازی آدمی کی مثال یوں بیان فرمائی ہے کہ اگر کسی آدمی کے دروازے کے سامنے سے پانی کی نہر گزرے اور وہ اس میں پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل رہ سکتی ہے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مثال نمازی آدمی کی ہے کہ جو آدمی پانچ وقت کی نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ مٹا دے گا (مشکوۃ نماز کا بیان)

اور ایک مرتبہ حضور ﷺ نے موسم خزاں میں ایک درخت کی ایک شاخ کو پکڑ کر اسے جھٹکا دیا تو اس کے تمام پتے جھڑ گئے اور پھر فرمایا کہ یہ مثال ایک نمازی آدمی کی ہے کہ جس طرح ایک جھٹکے سے اس شاخ کے تمام پتے جھڑ گئے ہیں تو اسی طرح نماز پڑھنے والے آدمی کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں (مشکوۃ نماز کا بیان)

اور جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک خوبصورت گھر بناتا ہے اور وہ یہ ہیں چار رکعت ظہر کے فرضوں سے پہلے دو رکعت اس کے بعد اور دو مغرب کے فرضوں کے بعد دو عشاء کے فرضوں کے بعد دو فجر کے فرضوں سے پہلے (مشکوۃ سنتوں کا بیان) اور فرضوں کا ثواب اس کے علاوہ ہے اور ایک جگہ ہے کہ جس نے ظہر کے فرضوں سے پہلے چار رکعت پڑھیں اور چار اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ اس

پر دوزخ کی آگ کو حرام فرمادے گا (مشکوۃ سنتوں کا بیان) اور ایک جگہ ہے کہ وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا جس نے فجر اور عصر کی نماز پڑھی (مشکوۃ فضائل نماز کا بیان) اور جو شخص نماز عصر کی چار رکعت سنت ادا کرے گا تو اللہ تعالی اسے ہر رکعت کے بدلہ میں جنت میں ایک بلند محل عطا فرمائے گا (انیس الارواح ص 52 شاہ اجمیر ص 148)

حضرت عیسی علیہ السلام ایک مرتبہ دریا کے کنارے جارہے تھے کہ ایک خوبصورت سفید رنگ کا جانور دیکھا جو گدلے کیچڑ میں لت پت ہو گیا اور پھر وہاں سے نکل کر دریا میں آکر نہایا اور پھر پہلے کی طرح صاف ستھرا اور خوبصورت ہو گیا اور اس نے پانچ مرتبہ ایسا کیا تو سوچا کہ یہ کیسا جانور ہے تو بتایا گیا کہ یہ حضور ﷺ کی اُمت کے نمازیوں کی مثال ہے کہ یہ کیچڑ ان کے گناہ ہیں جو دنیا میں کرتے ہیں اور یہ دریا ان کی نماز ہے کہ جس سے گناہ دُھل گئے (میری نماز ص 28 از محمد ادریس صاحب)

اور فرضوں کے بعد نوافل کی کثرت سے بندہ اللہ تعالی کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے یہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے یہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے یہ چلتا ہے (مشکوۃ ذکر کا بیان) اور نمازی آدمی کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو نماز اس کے قدموں کی طرف آکر کھڑی ہو جاتی ہے تا کہ اس کی امداد کر سکے اور اسی طرح روزہ قرآن اور باقی اچھے بُرے اعمال بھی اس کے پاس آکر کھڑے ہو جاتے ہیں اور نمازی آدمی عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا اور پلصراط سے تیز ہوا اور بجلی کی طرح گزر جائے گا اور نماز میزان میں بھاری اور پلصراط پر تیز رفتار سواری کا کام دے گی۔ (مکاشفۃ القلوب ص 378، نزھت المجالس

ج 1 ص 477، موت کا منظر ص 188 میری نماز ص 39) اور وہ لوگ جو بجلی کی طرح پلصراط سے گزریں گے وہ کہیں گے کہ ہم نے تو دنیا میں سنا تھا کہ راستہ میں دوزخ بھی آئے گی لیکن ہم نے تو اسے دیکھا بھی نہیں ہے (موت کا منظر ص 203)

حضرات گرامی ہر شخص کو چاہیے کہ دن رات میں کم از کم اتنا وقت ضرور نکالے کہ جس مین درود شریف نوافل تلاوت ذکر الٰہی اور دعا وغیرہ کرے کہ اس کا جسم اتنا تھک جائے کہ جسے دیکھ کر خود اللہ تعالیٰ کو اس پر رحم آجائے اور اس پر اپنے فضل اور رحمتوں کے دروازے کھول دے اور یہ عمل کھڑے بیٹھے گھر میں یا جنگل میں یعنی جہاں بھی ہو اور جیسے بھی ہو خصوصا رات کے وقت زیادہ بہتر ہے کیونکہ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر روز رات کے وقت آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ ہے کوئی سائل جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگے میں اسے بخش دوں اور یہ صبح تک اسی طرح اعلان فرماتا ہے (مشکوۃ ج 1 ص 261)

اور حضورﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے۔

بدل کرماں دے چڑھدے مینہ رحمتاں دے ورہدے
پلے اوناں دے مراداں والے اوس ویلے بھردے
جدوں رب اگے روندے گنہگار رات ویلے
ہون معاف خطاواں جدوں بھر دے نے ہاواں
نالے روندیاں نے اکھیں دل بھردا اے ہاواں
کھولے فضل دے خزانے سوہنا رب رات ویلے

☆☆☆☆☆

پچھلی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں کارن کھلا ہے دروازہ

☆☆☆☆☆

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے
اتے دردمنداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

تو جناب رات کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں رونا دھونا اللہ تعالی کو بہت پسند ہے بلکہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں ایک آنسو بہانا بھی بہت فضیلت رکھتا ہے دیکھیں ایک دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص رو رہا تھا اور آنسو بہا رہا تھا تو اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا کہ انسان کے تمام اعمال کا وزن ہو سکتا ہے لیکن رونے کا وزن نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالی ایک آنسو سے آگ کے سمندر بجھا دیتا ہے اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آنکھ آنسو بہاتی ہے تو اللہ تعالی اس کے تمام جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے اور جس رخسار پر قطرہ بہتا ہے تو اس چہرہ پر ذلت اور بدرونقی نہیں چھائے گی۔ (تفسیر مظہری ج 4 ص 186)

اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بندہ کے رونگٹے اللہ کے خوف سے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں اور ایک جگہ یوں ہے کہ جب اللہ کے خوف سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اللہ اس کو دوزخ کیلئے حرام کر دیتا ہے۔ (تفسیر مظہری ج 10 ص 108)

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک منادی ندا کرے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں کہ جن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوتے تھے یعنی تہجد گزار تو تھوڑے سے لوگ کھڑے ہونگے وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے اور پھر باقی لوگوں کا

حساب کتاب شروع ہوگا (باب میزان کا بیان ج 3 ص 66)
اور یاد رہے کہ یہاں یہ جو بعض نمازوں کا علیحدہ علیحدہ ثواب لکھا گیا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہ چند نمازیں پڑھ لو تو بس کافی ہیں نہیں نہیں نمازیں پانچ ہی فرض ہیں اور ان میں سے ایک کو بھی چھوڑنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب یعنی سخت گنہگار اور اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا مجرم ہے کہ جس کے بدلہ میں ایک لاکھ اور کئی ہزار سال دوزخ میں جلنا پڑے گا۔ اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور نہ پڑھنے پر اسے مارو (مشکوۃ نماز کا بیان)

ایک شخص قبریں کھودنے پر مامور تھا اس نے دیکھا کہ بعض قبروں میں مردوں کے منہ قبلہ کی طرف سے پھرے ہوئے تھے۔ اس کی وجہ پوچھی تو کہا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل نہیں کرتے تھے (شرح الصدور ص 159)

حضرت خواجہ اجمیری فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو سنت رسول ﷺ ادا نہ کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کی اُمت سے ہیں لیکن انہوں نے آپ کی سنت ادا نہیں کی اور پھر حضور ﷺ کی مرضی ہے جو حکم فرما دیں (شاہ اجمیر ص 187) تو دیکھیں جو شخص قیامت کے دن حضور ﷺ کے سامنے شرمندہ ہوگا اس کا کیا حال ہوگا جب کہ دنیا میں ایک بڑے افسر کے سامنے شرمندہ ہونے والا اپنے منہ کو چھپاتا پھرتا ہے تو پھر یہ حضور ﷺ کے سامنے کیسے کھڑا ہوگا۔

ایک شخص کثرت سے روزے رکھتا لیکن دیر سے کھولتا تو ایک رات خواب میں دو آدمی آئے اور اسے پکڑ کر شعلے مارتی آگ کے تنور میں ڈالنے لگے تو اس نے پوچھا کہ مجھے کیوں آگ میں ڈالتے ہو تو انہوں نے کہا کہ تو حضور ﷺ کی سنت کے خلاف عمل کرتا ہے کیونکہ جب وقت ہو جائے تو جلدی روزہ کھولنے کا حکم ہے اور تو دیر سے کھولتا ہے

اور اس کا چہرہ آگ کے شعلوں سے سیاہ ہو گیا اور شرم کے مارے اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رکھتا تھا۔ (کتاب الروح ص294)

خواجہ ابولیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ ہر روز آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! جو اللہ تعالیٰ کا فرض بجا نہیں لاتا وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا اور دوسرا اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو! جو شخص سنت رسول ﷺ ادا نہیں کرتا وہ آپ کی شفاعت سے بے بہرہ یعنی بے نصیب رہے گا۔ (شاہ اجمیر ص181)

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے عشاء کی چار سنتیں چھوٹ گئیں تو حضور ﷺ نے خواب میں تشریف فرما ہو کر فرمایا کہ تم نے میری سنتیں کیوں چھوڑی ہیں۔

حضرت فضیل بن عیاض نے وضو میں دو مرتبہ ہاتھ دھوئے تو چونکہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے تو اسی رات حضور ﷺ نے خواب میں تشریف فرما ہو کر فرمایا کہ تعجب ہے کہ تم نے میری سنت چھوڑ دی تو خوف کے مارے فوراً جاگ پڑے اور پھر اس کے کفارہ میں پورا سال ہر روز پانچ سو رکعت نماز ادا کرتے رہے۔ (شاہ اجمیر ص181)

اور بے نمازی کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں اور اس کی قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے اور اس کی قبر میں ایک بہت بڑا اور خوفناک سانپ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ جس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے اور وہ بھی اتنے بڑے کہ پورا دن چل کر ختم ہوں اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے جب وہ ایک مرتبہ اسے مارتا ہے تو مردہ ستر (70) ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اور یہ سانپ صبح کی نماز چھوڑنے پر سورج نکلنے تک اور ظہر کی نماز چھوڑنے پر عصر تک اور عصر کی چھوڑنے پر مغرب تک اور مغرب کی چھوڑنے پر عشاء تک اور عشاء کی چھوڑنے پر فجر تک مارتا ہے اور قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا اور

قیامت کے دن اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا اور آخر جہنم میں داخل کر دیا جائے گا (موت کا منظر ص 188) اور بے نمازی کا نام جہنم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے (غنیۃ الطالبین ص 626) اور بے نماز کو قیامت کے دن فرعون ہامان اور قارون کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا (غنیۃ الطالبین ص 623)

اور یاد رہے کہ جو شخص صحیح وقت صحیح طہارت صحیح وضو اور صحیح رکوع و سجود اور خشوع خضوع اور نہایت توجہ کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو یہ نماز آسمان کی طرف اس حال میں جاتی ہے کہ یہ روشن یعنی نورانی ہوتی ہے اور اس کا نور عرش تک جاتا ہے اور اس کیلئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جا کر قیامت تک اس نمازی کیلئے دعا کرتی ہے کہ اے اللہ کے بندے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے اور اگر صحیح وقت اور صحیح طہارت اور صحیح رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تو اس پر اندھیرا چھایا ہوا ہوتا ہے یعنی سیاہ ہوتی ہے اور اس کیلئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے تو یہ اس نمازی کیلئے بددعا کرتی ہے کہ اے ظالم جیسے تو نے مجھے برباد کیا ہے خدا تجھے بھی برباد کرے (شرح ترمذی ج 8 ص 221=217 غنیۃ الطالبین ص 622 معراج المومنین ص 63، مکاشفۃ القلوب ص 141، 378۔ شاہ اجمیر ص 186) اور یاد رہے کہ ہر شخص کو نماز کا ثواب ایک جیسا نہیں ملتا بلکہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کسی کو تہائی کسی کو چوتھائی کسی کو پانچواں کسی کو چھٹا کسی کو ساتواں کسی کو آٹھواں کسی کو نواں کسی کو دسواں اور کسی کو نصف حصہ ثواب ملتا ہے اور کسی بدنصیب کو ایک نماز کا ثواب بھی نہیں ملتا اور یہ وہ شخص ہے کہ جس کی نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ (شرح

ترمذی ج 8 ص 220، مکاشفۃ القلوب ص 446، غنیۃ الطالبین ص 628) یعنی جتنا زیادہ۔ صحیح وقت صحیح طہارت صحیح رکوع وسجود خشوع وخضوع حضور قلب اور توجہ سے نماز ادا کرے گا اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا اس لئے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی طہارت اور نمازوں کو درست کرے تاکہ ثواب ضائع نہ ہو اور جو لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کے غضب سے ڈر جائیں کہ جس کے سامنے کھڑا ہونے سے انبیاء واولیاء اور جبریل بھی ڈرتے ہیں۔

﴿نماز کے فرائض﴾

حضرات گرامی نماز کے 13 فرض ہیں چھ نماز کے باہر اور سات نماز کے اندر اور وہ فرض جو نماز کے باہر ہیں ان کو شرطیں بھی کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ جسم پاک، کپڑے پاک، جگہ پاک، وقت نماز کا، منہ قبلہ کی طرف اور ستر عورت یعنی ناف سے گھٹنوں تک باپردہ ہونا اور وہ فرض جو نماز کے اندر ہیں وہ یہ ہیں (۱) قیام (۲) تکبیر تحریمہ (۳) قراءت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) آخری التحیات (۷) سلام پھیرنا

﴿نماز کے واجبات﴾ (۱) تکبیر تحریمہ میں اللہ اکبر کہنا (۲) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۳) فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ پڑھنا (۴) پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا (۵) فاتحہ سورۃ سے پہلے پڑھنا (۶) سجدہ میں ناک کو پیشانی کے ساتھ ملانا (۷) دونوں سجدے اکٹھے کرنا (۸) قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا (۹) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان صحیح بیٹھنا (۱۰) اطمینان سے نماز پڑھنا یعنی ہر رکن کا صحیح ادا کرنا (۱۱) درمیانی التحیات بیٹھنا (۱۲) پہلے اور دوسرے قعدہ میں تشہد پڑھنا (۱۳) درمیانی التحیات کے بعد تیسری رکعت کیلئے فوراً کھڑے ہو جانا (۱۴) دعائے قنوت پڑھنا (۱۵) سلام کہنا (۱۶) امام کے پیچھے قراءت کے وقت مقتدی کا خاموش رہنا یعنی اگر جماعت

کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے یعنی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا یعنی قرآن نہیں پڑھے گا باقی سب کچھ کرے گا۔

﴿مسئلہ﴾ اگر نماز میں کوئی فرض چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی دوبارہ پڑھیں اور اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کریں اور اگر سجدہ سہو بھی نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھیں لہذا نماز صحیح پڑھنے کیلئے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں نماز کی قبولیت کیلئے ان فرائض وواجبات کا یاد کرنا ہر نمازی کیلئے بہت ہی ضروری ہے۔

﴿نماز پڑھنے کا طریقہ﴾ جب نمازی پاک صاف اور باوضو ہو کر نماز کی نیت سے قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو تو سب سے پہلے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھ لے پھر ثناء پڑھے یعنی سبحانک اللھم آخر تک پھر تعوذ اور تسمیہ اور سورہ فاتحہ اور پھر تسمیہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اُٹھا کر رکھے یعنی مرد کھل کر سجدہ کرے۔ پھر دو یا چار رکعت مکمل کر کے تشہد اور درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے لیکن عورتوں کیلئے اس میں چند باتوں میں فرق ہے مثلاً عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہیں نکالے گی اور قیام میں ہاتھ سینے پر باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی رکوع میں کم جھکے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی رکوع وسجود سمٹ کر کرے گی سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھائے گی التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی یا بائیں طرح نکال کر سُرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی لیکن یاد رہے کہ یہ جو ہم نے

مرد اور عورت کی نماز میں فرق بیان کیا ہے اس پر غیر مقلدین حضرات بہت زیادہ اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے اس کے جواب میں دیکھیں ہماری کتاب (مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے) جو کہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے مل سکتی ہے۔ اور یاد رہے کہ بعض تندرست عورتیں بغیر کسی عذر کے یعنی جان بوجھ کر فرض اور سنت موکدہ بیٹھ کر پڑھتی ہیں جو کہ جائز نہیں ہے کیونکہ قیام فرض ہے اور فرض چھوڑنے سے نماز نہیں ہوتی بلکہ دوبارہ پڑھے۔

﴿فرض نماز پڑھنے کا طریقہ﴾ پہلی رکعت میں ثناء پھر تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور تسمیہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کے بعد دوسری رکعت میں ثناء چھوڑ دے اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کے بعد تشہد عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور آمین پڑھ کر رکوع اور سجدہ کے بعد التحیات مکمل پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ اور کوئی سورۃ نہیں پڑھے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا اور یاد رہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بغیر عذر کے ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار ہے اور ترک کا عادی سخت گنہگار اور سزا کا مستحق ہے۔ اور نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھے جس سے اس کی خطائیں معاف فرما دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے کیونکہ اس کے پڑھنے والے کو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی سوائے موت کے اور اگر رات کو سونے سے پہلے پڑھے گا تو ایک نگہبان فرشتہ مقرر

کردیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ)

﴿سنت موکدہ پڑھنے کا طریقہ﴾ پہلی اور دوسری رکعت اسی طرح پڑھیں جس طرح فرضوں کی پہلی اور دوسری رکعت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اور پھر تشہد بھی عبدہ ورسولہ تک پڑھیں۔ اور پھر تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع سجدہ اور التحیات کے بعد نماز مکمل کرلیں۔

﴿سنت غیر موکدہ پڑھنے کا طریقہ﴾ پہلی اور دوسری رکعت فرضوں اور سنت موکدہ کی پہلی دو رکعت کی طرح ہی پڑھیں لیکن التحیات مکمل رب جعلنی تک پڑھیں صرف سلام نہیں پھیرنا اور پھر اٹھ کر کھڑے ہوجائیں اور پھر تیسری اور چوتھی رکعت بھی پہلی دو رکعتوں کی طرح ہی پڑھیں مثلاً تیسری رکعت میں ثناء سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع سجدہ اور پھر چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرکے مکمل التحیات پڑھ کر سلام پھیر دیں اور نوافل بھی انہی طرح پڑھیں۔

﴿مسبوق کی نماز پڑھنے کا طریقہ﴾

حضرات گرامی مسبوق اس نمازی کو کہتے ہیں جو جماعت میں بعد میں شامل ہوا ہو مثلاً امام نے ایک یا دو یا تین رکعت نماز پڑھ لی ہے اور یہ بعد میں شامل ہوا ہے تو اسے مسبوق کہتے ہیں۔

﴿مسبوق کا ایک رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ﴾ اگر امام نے ایک رکعت نماز پڑھ لی ہے اور مسبوق بعد میں شامل ہوا ہے تو اب اس نے امام کے ساتھ تین رکعتیں پڑھنی ہیں یعنی دوسری تیسری اور چوتھی اور پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اپنی وہ پہلی ایک رکعت ہی پڑھے گا جو رہ گئی ہے اور وہ اسی طرح پڑھے گا جیسے تنہا شخص پہلی رکعت پڑھتا ہے۔ مثلاً پہلے ثناء پھر تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پھر رکوع اور

سجدہ کے بعد پوری التحیات پڑھ کر سلام پھیر دے۔

﴿مسبوق کا دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ﴾ اگر امام نے دو رکعت نماز پڑھ لی ہے تو مسبوق امام کے ساتھ آخری دو رکعت نماز پڑھ کر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی پہلی وہ دو رکعت نماز پڑھے گا جو رہ گئی ہیں اور پڑھے گا بھی اسی طرح جیسے ایک تنہا شخص پڑھتا ہے مثلاً پہلے ثناء پھر تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پھر رکوع اور سجدہ کے بعد دوسری رکعت میں ثناء کو چھوڑ کر صرف سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کے بعد پوری التحیات رب جعلنی تک پڑھ کر سلام پھیر دے گا۔

﴿مسبوق کا تین رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ﴾ اگر امام نے تین رکعت نماز پڑھ لی ہے۔ اور مسبوق امام کے ساتھ چوتھی رکعت میں شامل ہوا ہے تو اب امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اپنی وہ تین رکعت ہی پڑھے گا جو رہ گئی ہیں اور پڑھے گا بھی اسی طرح جیسے ایک تنہا شخص پڑھتا ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں ثناء اور تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پھر رکوع اور سجدہ کے بعد التحیات بیٹھ کر عبدہ ورسولہ تک بھی پڑھے گا اور پھر دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور اس میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کے بعد تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور اس میں صرف سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دے یعنی مسبوق کو امام کے ساتھ جتنی رکعتیں بھی ملی ہیں وہ آخری ملی ہیں اور پہلی رہ گئی ہیں اس لیے اب یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی ہی رکعتیں پڑھے گا اور پڑھے گا بھی اسی طریقہ سے کہ جس طریقے سے پہلی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ لیکن اب ہر دو رکعت کے بعد التحیات بھی پڑھے گا۔ اور یاد رہے کہ امام کے قعدہ اخیرہ میں مسبوق التحیات اس قدر ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک یہ عبدہ ورسولہ تک پہنچے اور امام اگر

سلام پھیرنے تک نہیں پہنچا تو یہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ تک بار بار پڑھتا رہے گا کیونکہ مسبوق کا یہ درمیانی قعدہ ہے اور درمیانی قعدہ میں صرف عبدہ ورسولہ تک ہی پڑھا جاتا ہے

﴾مسئلہ﴿ اگر امام نے آخری قعدہ کیا ہے یا نہیں کیا اور بھول کر پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر یاد آنے پر سجدہ کرنے سے پہلے ہی لوٹ آیا اور سجدہ سہو کیا تو نماز ہو گئی۔

﴾مسئلہ﴿ اگر نمازی درمیانی التحیات بھول کر کھڑا ہو گیا لیکن ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تھا کہ یاد آنے پر واپس لوٹ آیا تو درست ہے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو اب واپس نہ آئے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ قیام فرض ہے اور درمیانی التحیات واجب اور فرض کو چھوڑ کر واجب کی طرف آنا درست نہیں ہے۔

﴾مسئلہ﴿ اگر نمازی کو رکعات کی تعداد میں شک پیدا ہو گیا ہے کہ شائد تین ہوئی ہیں یا چار تو نمازی اپنے ذہن کو ایک طرف پختہ کرے اور جس طرف یقین پختہ ہو جائے تو اسی پر عمل کرے اور اگر ذہن ایک طرف پختہ نہیں ہوا تو پھر کم کو شمار کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

﴾مسافر کی نماز﴿ سفر 57 میل سے کم نہ ہو اور وہاں 15 دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو اگر چہ یہ کہتا رہا کہ کل جاؤں گا پرسوں جاؤں گا۔ حتیٰ کہ اسی طرح دو برس بھی گزر جائیں تو چار رکعتیں فرض 2 رکعت ہی پڑھے گا کیونکہ حکم نیت پر لگتا ہے اور باقی نماز مثلاً سنتیں اور نوافل وغیرہ پورے پڑھے گا اور اگر امام مقیم ہے تو اس کے پیچھے بھی نماز پوری پڑھے گا اور اگر 15 دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہے تو پھر چار رکعتی فرض بھی پورے پڑھے گا اگر چہ کسی وجہ سے دوسرے دن ہی واپس آ جائے۔

﴾مسئلہ﴿ حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو نماز کے مسائل بتلانا روئے

زمین کی تمام دولت کو صدقہ کر دینے سے افضل ہے۔ اور کسی شخص کی دینی الجھن کو دور کر دینا سوچ کرنے سے افضل ہے اور کسی کو دینی مشورہ دینا سو غزوات میں جہاد کرنے سے افضل ہے (تذکرۃ المحدثین ص 106)

﴿مسئلہ﴾ نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ کرے اور وضو ان چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے پیشاب یا پاخانہ کی جگہ سے کسی چیز کا نکلنا یا ہوا خارج ہونا اور اس کے علاوہ جسم کے کسی حصہ سے خون پیپ یا زرد پانی کا نکل کر بہہ جانا، منہ بھر کر قے آنا اور وہ یہ ہے کہ جب قے آئے تو روکنے سے بھی نہ رُکے اور نماز میں اتنی آواز سے قہقہ لگا کر ہنسنا کہ اگر کوئی ساتھ کھڑا ہو تو اس کی آواز سن لے کسی بھی وجہ سے بیہوش ہو جانا تھوک پر خون کا غالب آ جانا یعنی خون کی رنگت کا تھوک کی سفیدی پر غالب آ جانا اور کسی چیز سے سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا ان تمام صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر دوران وضو کوئی ایسی بات ہو جائے کہ جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو نئے سرے سے وضو کرے کہ پہلے دُھلے ہوئے اعضاء بے دھلے ہو گئے اور شک میں وضو نہیں ٹوٹتا اور اس کے علاوہ اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی رہتی ہے یا ہر وقت پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت نیا وضو کر کے نماز پڑھ لے اس کی نماز ہو جائے گی اور اس کے علاوہ زمین پر چار زانوں یعنی چوکڑی مار کر یا کرسی پر بغیر کسی چیز کے سہارا لگائے اس طرح بیٹھنا کہ سرین زمین پر یا کرسی پر اچھی طرح یعنی مضبوطی سے اس طرح جم جائے کہ ہوا خارج ہونے کا احتمال ہی ختم ہو جائے تو اس حالت میں اگر نیند آ بھی جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

﴿مسئلہ﴾ اور ہاں عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ چالیس پچاس بلکہ ساٹھ ستر سال تک کے نمازیوں کی یہ حالت ہے کہ پیشاب کرنے کے فوراً بعد یعنی قطرے خشک کیے بغیر ہی پانی استعمال کر کے واش روم سے فوراً باہر آ کر وضو کرنا شروع کر دیتے ہیں

حالانکہ قطرے خشک کرنے میں پانچ دس پندرہ یا بیس منٹ بھی لگ جاتے ہیں تو اس مسئلہ کا بہترین حل یہی ہے کہ اذان سے پندرہ بیس منٹ پہلے ہی مٹی یا ٹشو پیپر یا کسی کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے سے طہارت حاصل کرکے پانی استعمال کرلینا چاہیے۔

اور اس کے علاوہ بعض مرتبہ واش روم کے باہر کھڑے لوگ دروازے کو پیٹنا اور شور مچانا شروع کردیتے ہیں تو یہ بیچارے جلدی سے قطرے خشک کئے بغیر ہی پانی استعمال کرکے باہر آکر وضو کرنا شروع کردیتے ہیں حالانکہ ابھی مکمل طور پر اس کے پیشاب کے قطرے خارج بھی نہیں ہوتے تو اس طرح وضو کے دوران ہی اس کا جسم اور کپڑے دونوں ہی ناپاک ہوجاتے ہیں تو اب نہ اس کا وضو ہے نہ نماز اور اسے اس کا علم بھی نہیں ہوتا تو اب اگر اس کی یہ عادت کئی سالوں سے ہے تو اس کی سالہا سال کی نمازیں بھی برباد ہوگئیں تو اب یہ قیامت کے دن کونسی نمازوں کا حساب دے گا حالانکہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا مثلاً ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ایک ہفتہ میں 35 نمازیں اور ایک مہینہ میں 140 اور ایک سال میں 1680 نمازیں فرض ہیں تو اب جتنے سال دنیا میں زندگی گزاری ہوگی اتنے سالوں کی نمازوں کا حساب ہوگا کہ کتنی پڑھی ہیں اور کتنی چھوڑی ہیں اور اگر ایک فرض بھی کم ہوا تو ستر نفل لے کر کھاتا پورا کیا جائے گا اس لئے جناب آج غفلت سے زندگی گزارنے والوں کی اس وقت آنکھیں کھل جائیں گی اور ایک نماز چھوڑنے پر ایک لاکھ اور کئی ہزار سال دوزخ میں جلنا پڑے گا اور جو لوگ نماز ہی نہیں پڑھتے تو سوچیں کہ قبر میں اور قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا کہ جو دنیا کی آگ میں تو ایک منٹ نہیں رہ سکتے تو وہ دوزخ کی آگ میں ہزاروں سال کیسے رہیں گے اور دیکھیں جہنم کے اوپر پلصراط کا پل بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا اور تین ہزار سال کا سفر ہوگا ایک ہزار سال

اوپر جانا اور ایک ہزار سال نیچے آنا اور ایک ہزار سال ہموار راستہ ہوگا اور اس پر آٹھ چوکیاں ہونگی جن میں سے پہلی چوکی پر ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا دوسری پر وضو نماز رکوع وسجود کے متعلق پوچھا جائے گا اگر صحیح اور مکمل ہوگا تو نجات پائے گا ورنہ وہیں سے جہنم میں گرا دیا جائے گا اسی طرح تیسری چوکی پر زکوۃ کے متعلق چوتھی پر روزے کے متعلق پانچویں پر حج وعمرہ کے متعلق چھٹی پر امانت ساتویں چوکی پر غیبت چغلی اور بہتان کے متعلق آٹھویں پر حلال وحرام خوری کے متعلق سوال ہوگا اگر سب میں پورا اترا تو نجات پائے گا ورنہ وہیں سے جہنم میں گرا دیا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین ص 489)

﴿نجاست کی دو قسمیں﴾ (۱) نجاست غلیظہ جیسے شراب پیشاب پاخانہ خون مرغی کی بیٹ اور وہ چیز جو انسان کے جسم سے نکلے اور اس سے وضو ٹوٹ جائے تو اگر یہ جسم یا کپڑا پر لگ جائے تو یہ ایک درہم کا اندازہ معاف ہے۔ (۲) نجاست خفیفہ مثلاً جن چیزوں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور جن پرندوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کی بیٹ اگر یہ جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو یہ چوتھا حصہ معاف ہے اور نجس کپڑا تین بار دھونے اور تین بار نچوڑنے سے پاک ہو جاتا ہے اور ہر بار ایسے نچوڑنا ہے کہ اگر دوبارہ نچوڑے تو ایک قطرہ بھی نہ ٹپکے اور اگر کوئی ایسی چیز ہے کہ جو نچوڑی نہیں جاتی مثلاً دری چادر اور کمبل وغیرہ ہے تو اسے کسی ایسی پاک چیز پر لٹکا دیا جائے جہاں سے پانی کے قطرے گرتے رہیں اور جب آخری قطرہ گرے گا تو یہ ایک مرتبہ دھونا شمار ہوگا۔ اور اگر کوئی جسم والی نجاست ہے جیسے لید اور گوبر وغیرہ تو اس کا جسم دور کرنے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ایک مرتبہ ہی دھونے سے ہو اور اس کی مزید تفصیل کے لیے کسی عالم دین سے پوچھیں۔

﴿خاص الخاص یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور پیارے بندوں کی نماز﴾

حضرات گرامی خاص الخاص یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور پیارے بندوں کی نماز میں اور عام

لوگوں کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے کیونکہ عام لوگوں کو نماز میں ہزاروں خیالات آتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بندے دوران نماز اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے جلوؤں میں ایسے گم ہوتے ہیں کہ ان کو اپنے اردگرد کی خبر تو کیا اپنے جسم کی بھی خبر نہیں ہوتی اگر چہ ان کے جسم کو کاٹ بھی دیا جائے تو پھر بھی ان کو کچھ خبر نہیں ہوتی جیسے حسن یوسف کے جلوؤں کے سامنے مصر کی عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے لیکن ان کو اس کی بھی کچھ خبر نہ ہوئی اور اگر دوران نماز خدانخواستہ ان اللہ والوں کو کسی چیز کا خیال آجاتا تو یہ اُسے بھی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتے کہ دوران نماز اس چیز کا خیال کیوں آیا ہے کیونکہ جو چیز بھی محب اور محبوب کے درمیان رکاوٹ دوری اور حجاب کا سبب بنے تو وہ ان کے نزدیک بہت بُری ہوتی ہے اور یاد رہے کہ جب تک نماز میں نمازی کی توجہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ہٹتی تو اللہ تعالیٰ کی توجہ بھی نہیں ہٹتی اور جب بندے کی توجہ ہٹ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی توجہ بھی ہٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توجہ ہٹنے سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور بندے کی توجہ ہٹنے سے مراد ہے کہ دنیاوی چیزوں کے خیالات میں گُم ہو جانا (شرح ترمذی ج 8 ص 217، مکاشفۃ القلوب ص 145)

اب آیئے اور اس کے متعلق مزید دیکھیں۔

ایک مرتبہ حضور علیہ صلی اللہ رات کو نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور اتنا روئے کہ چہرہ مبارک اور داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئے اور پھر رکوع میں گئے تو اسی طرح روتے رہے اور پھر سجدہ میں گئے تو اسی طرح روتے رہے حتیٰ کہ تمام رات گزر گئی اور صبح کی اذان ہوگئی (حکایات صحابہ ص 63، معراج المومنین ص 65)

بعض مرتبہ حضور علیہ صلی اللہ نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ۔ آل عمران اور مائدہ جو قریباً پانچ پارے بنتے ہیں یعنی آپ نے ایک رکعت میں پانچ پاروں کی تلاوت فرمائی اور ایک

مرتبہ چار رکعتوں میں سوا چھ پاروں کی تلاوت فرمائی (حکایات صحابہ ص 64) حضرت عثمان ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کردیا کرتے تھے (حکایات صحابہ ص 65)

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت دھاری دار چادر میں نماز پڑھی تو دوران نماز اس چادر کی دھاریوں کی طرف توجہ ہوگئی تو آپ نے وہ چادر اپنے پاس نہیں رکھی بلکہ نماز کے بعد وہ چادر ابوجہم کو دے دی (مشکوۃ ستر ڈھانپنے کا بیان)

ایک مرتبہ آپ نے ایک ریشمی قبا میں نماز پڑھی تو نماز کے فوراً بعد اسے نفرت سے یوں اُتار پھینکا جیسے کسی چیز کو بہت بُرا سمجھا جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے (مشکوۃ ستر ڈھانپنے کا بیان)

حضرت فاطمہ نماز پڑھتیں تو تمام رات ایک سجدہ میں گزار دیتیں اور صبح کی اذان ہوجاتی حضرت علی کی ٹانگ میں جنگ کے دوران ایک تیر لگ گیا نکالنے لگے تو تکلیف ہوتی تھی جب نماز پڑھنے لگے تو تیر نکال لیا گیا لیکن آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوئی (شرح ترمذی ج 8 ص 221، معراج المومنین ص 66)

حضرت عروہ بن زبیر کے جسم کے ایک عضو کو کسی وجہ سے کاٹنے کی ضرورت پیش آئی لیکن تکلیف ہوتی تھی نماز شروع کی تو اس عضو کو کاٹ دیا گیا لیکن آپ کو درد تک محسوس نہیں ہوئی (معراج المومنین ص 74)

حضرت امام زین العابدین جب نماز پڑھنے لگتے تو تھر تھر کانپنے لگ جاتے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ہے (میری نماز ص 20)

ایک مرتبہ مسلم بن یسار نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی تو لوگوں نے آکر آگ بجھائی لیکن آپ کو کچھ پتہ نہ چلا (غنیۃ الطالبین ص 622)

ایک مرتبہ ابن زبیر نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بہت بڑا سانپ آکر ان کے بچہ سے

لپٹ گیا جوان کے قریب ہی سو رہا تھا وہ چلایا لوگوں نے دوڑ کر اسے مارا تو آپ نے سلام کے بعد فرمایا کہ کچھ شور کی سی آواز آئی تھی تو لوگوں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ پتہ ہی نہ چلا (حکایات صحابہ ص 65)

حضرت عامر بن قیس نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بہت بڑا اژدھا یعنی بہت بڑا سانپ مسجد میں گھس آیا سب لوگ ڈر کر بھاگ گئے لیکن آپ نماز پڑھتے رہے تو وہ سانپ یعنی اژدھا آپ کی قمیض میں داخل ہو کر اپنا منہ ان کے گریبان سے نکال کر اپنا منہ ان کے منہ کے قریب کر کے کھڑا ہو گیا لیکن آپ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے (معراج المومنین ص 76)

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک عاشق رسول ﷺ عورت کو نماز کی حالت میں ایک بچھو نے چالیس مرتبہ ڈنگ مارا لیکن پھر بھی وہ اطمینان سے نماز پڑھتی رہی (معراج المومنین ص 68) اور ہمیں نماز میں اگر مچھر یا چیونٹی بھی کاٹ جائے تو ہم تڑپ جاتے ہیں ایک شخص نے لونڈی خریدی تو رات کو اس نے نماز شروع کی تو پہلے پارے سے لے کر جب یہ تیرھویں پارہ کی اس آیت پر پہنچی کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دوزخیوں کو پیپ اور کچلہو گھونٹ گھونٹ پلایا جائے گا تو فوراً زمین پر گر پڑی اور ساتھ ہی روح پرواز کر گئی (میری نماز ص 14)

حضرت ابوطلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک پرندہ اُڑا تو چونکہ باغ گنجان تھا اور باہر جانے کا راستہ نہ ملا تو اس کی طرف خیال چلا گیا اور رکعت بھول گئے کہ کتنی ہوئی ہیں تو پورا باغ ہی صدقہ کر دیا (مکاشفۃ القلوب ص 145، حکایات صحابہ 67)

ایک انصاری اپنے کھجوروں کے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کھجوروں کے خوشے پکے ہوئے تھے اور کثرت بوجھ سے جھکے ہوئے تھے دوران نماز ان کی طرف خیال چلا

گیا اور رکعت بھول گئے تو پورا باغ ہی صدقہ کر دیا (مکاشفۃ القلوب ص 145، حکایات صحابہ ص 68)

ایک صحابی کو دوران نماز ایک دشمن نے تیر مارا تو یہ نماز پڑھتے رہے پھر دوسرا مارا پھر تیسرا مارا تو یہ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے اور پھر نماز مکمل کر کے ساتھی کو جگایا (حکایات صحابہ ص 67)

ابن زبیر اتنا لمبا رکوع کرتے تھے کہ تمام رات گزر جاتی اور کبھی سجدہ اتنا لمبا کرتے کہ تمام رات گزر جاتی اور کبھی دن میں اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ ان کی کمر پر چڑیاں آ کر بیٹھ جاتیں (حکایات صحابہ ص 65) حضرت اویس قرنی بعض مرتبہ رکوع اتنا لمبا کرتے کہ تمام رات گزر جاتی اور بعض مرتبہ سجدہ اتنا لمبا کرتے کہ صبح کی اذان ہو جاتی (شرح ترمذی ج 8 ص 221)

حضرت سعید بن جبیر نے چالیس سال تک نماز اس طرح پڑھی کہ آپ کو اپنے دائیں اور بائیں جانب والے شخص کی کچھ خبر نہ ہوتی تھی کہ کون کھڑا ہے (معراج المومنین ص 68)

مسلم بن یسار نماز پڑھتے تو ان کو اپنے گھر والوں کی باتوں کا کچھ علم نہ ہوتا (حکایات صحابہ ص 66)

حضرت عتبہ سردیوں میں بھی نماز پڑھتے تو پسینہ بہنے لگتا اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور حیاء کی وجہ سے ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص 621)

حضرت بابا فرید گنج شکر نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو سورہ فاتحہ پڑھ کر نماز توڑ دی دوبارہ نیت باندھی پھر توڑ دی اور پھر لانگری سے فرمایا کہ نذر کی رقم سے کچھ باقی تو نہیں بچا عرض کی کہ ایک روپیہ بچ گیا ہے فرمایا جاؤ اسے صدقہ کر دو کیونکہ درویش کل کی فکر نہیں کرتا وہ صدقہ

کیا تو نماز پڑھی (تذکرہ بابا فرید ص 168) حضرت عمار بن زبیر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے آپ کا نیا جوتا پڑا ہوا تھا اس کی طرف خیال چلا گیا تو نماز کے بعد جوتے کو دور پھینک دیا اور پھر تمام زندگی جوتا ہی نہیں پہنا (غنیۃ الطالبین ص 622) ایک مرتبہ حضرت رابعہ نے آٹا گوندھا اور نماز پڑھنے لگ گئیں تو نماز میں خیال آیا کہ میں نے تو آٹے کو ڈھکا بھی نہیں ہے تو جب رات کو سوئی تو خواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک خوبصورت محل ہے لیکن اچانک اس کے کنگرے گر گئے ہیں تو پوچھنے پر بتایا گیا کہ جب تم نے ہماری طرف توجہ کر کے نماز پڑھی تو ہم نے تم کو محل عطا فرمایا اور جب تم نے ہماری طرف سے توجہ ہٹالی تو اس محل کے کنگرے گر گئے (میری نماز ص 22) حضرت عبادہ بن ثابت اور حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ تم مسجد میں جاؤ گے اور تم کو ایک شخص بھی خشوع وخضوع والا نہیں ملے گا (شرح ترمذی ج 8 ص 219) تو جناب دیکھیں اب کتنے نمازی مسجد میں خشوع وخضوع والے ہوتے ہیں کہ جن کی توجہ صرف اللہ تعالی کی طرف ہی ہوتی ہے بازاروں اور دکانوں کی طرف نہیں ہوتی۔

تو جناب یہ ہیں وہ اللہ تعالی کے مقرب اور پیارے بندے کہ جن کے متعلق قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ عارف کی دو رکعت غیر عارف کی لاکھ رکعت سے بہتر ہیں (مالا بد منہ کتاب الاحسان ص 113) اور سرکار اعلی ہیبت پوری فرماتے ہیں۔

یاری لاتوں پاک نبی سنگ اے پر پوری یاری
فیر درود قبول ہے تیرا لکھ نالوں اک واری

اور حضور علیہ صلی اللہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک صحابی کا ایک کلو جو خیرات کرنا تمہارے احد پہاڑ سونا خیرات کرنے سے بہتر ہے (مشکوۃ مناقب صحابہ ج 3 ص 221)

تو اسی طرح جناب ایک عام دنیادار اور ان اللہ والوں کی باقی عبادات مثلاً نماز روزہ حج زکوۃ اور تلاوت قرآن وغیرہ میں بھی فرق ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان میں شامل فرمائے آمین ثم آمین (تمت بالخیر)

﴾نماز﴿

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعٰلٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اٰمِيْنَ۔
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ

الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۔ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

دعائے قنوت

اور دعائے قنوت عشاء کی نماز میں وتروں کی آخری رکعت میں پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

تعداد رکعات

نام نماز	سنت غیر موکدہ قبل فرض	سنت موکدہ قبل فرض	فرض	سنت موکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں
فجر	x	2	2	x	x	4
ظہر	x	4	4	2	2	12
عصر	4	x	4	x	x	8
مغرب	x	x	3	2	2	7
عشاء	4	x	4	2، 3 وتر واجب	4 دو وتروں سے پہلے دو بعد	17

جمعہ:- پہلے 4 رکعت سنت پھر 2 فرض پھر 2 سنت پھر 4 سنت پھر 2 نفل

مصنف کی دیگر تصانیف

حاضر و ناظر محبوب

ختم کا ثبوت (قرآن واحادیث سے)

علم غیب کا ثبوت (قرآن واحادیث سے)

میلادُ النبیؐ کا ثبوت (قرآن واحادیث سے)

اذان کے وقت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ثبوت

مرد اور عورت کی نماز میں کیا فرق ہے

توجہ کا ثبوت

تقلید کیا ہے اور اِس کی ضرورت

تذکرہ غازی علم دین شہیدؒ اور عامر چیمہ شہیدؒ

انبیاءؑ واولیاءؒ کا بعد از وصال دُعا کرنا اور فیض پہنچانا